گزارشات

اشاعتِ خاص' حصّہ اول (ستمبر' اکتوبر ۲۰۰۳ء) کے بعد' ترجمان القرآن کی دوسری خاص اشاعت پیش کی جا رہی ہے --- حصّہ اول کی طرح' زیرِ نظر شمارے میں بھی سید مودودیؒ کی شخصیت' ان کے افکار' اور ان کے علمی اور تجدیدی کارنامے سے متعلق تحریریں شامل ہیں۔ اگرچہ اس شمارے میں بھی تحقیقی و تجزیاتی تحریروں کا حصّہ کم ہے' مگر قارئین محسوس کریں گے کہ بحیثیت مجموعی ان تحریروں میں ایک طرح کی ہمہ جہتی اور ایک دل چسپ تنوع موجود ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس طرح قارئین کو مولانا مودودیؒ کی شخصیت اور فکری کارنامے کی تفہیم کے لیے نسبتاً ایک کشادہ اور وسیع تر دائرہ میسر آئے گا۔

مولانا مودودیؒ، اُمت مسلمہ کے فرد ہیں۔ ان کے بہی خواہوں کو سوچنا چاہیے کہ مولانا کو ایک طبقے تک محدود رکھنے کے بجائے' کس طرح انھیں اُمت کے بڑے حصّے کے دلوں کی دھڑکن بنایا اور غیر مسلموں کے لیے انھیں معلمِ اسلام کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ کام انفرادی اور اجتماعی سطح پر انجام دینا وقت کی ضرورت ہے۔

مولانا مودودیؒ اس اعتبار سے ایک مظلوم انسان ہیں کہ ان پر تنقید و تبصرہ کرنے والے بعض گروہوں کا طرزِ تحریر حدِ اعتدال سے ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف سیکولر ناقدین ہیں' جن کا حقیقی ہدف مولانا مودودیؒ نہیں بلکہ اسلام کا دینی' اخلاقی اور تہذیبی پہلو ہے۔ دوسری طرف مذہبی حوالوں سے تنقید کرنے والے اپنے 'بزرگوں کے فرمائے ہوئے کو مستند' قرار دے کر خود کتاب کھولنے' پڑھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔ فقط 'سنی سنائی' کو دہرا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ہماری گزارش ہے کہ اگر وہ بزرگوں کا احترام برقرار رکھتے ہوئے کھلے دل سے مولانا مودودیؒ کے قلمی آثار کا مطالعہ کریں تو ان کی حس انصاف مختلف نتائج سامنے لائے گی' ان شاء اللہ!

مولانا مودودیؒ پر لکھنے والوں کا ایک طبقہ ان لوگوں پر مشتمل ہے' جو مولانا مودودیؒ پر

یونی ورسٹی سطح پر ایم اے، پی ایچ ڈی وغیرہ کے تحقیقی مقالوں میں ان کے نام اور کام کو تختۂ مشق بلکہ کشتہ ستم بناتے ہیں۔ اس عمل میں وہ مولانا کے پورے تحریری سرمایے کو اپنی تحقیق کی بنیاد بنانے کے بجاے چند مضامین کا چربہ، کسی مقالے کا سرقہ یا مولانا کے کسی پمفلٹ یا کتاب کا کچھ حصہ دائیں بائیں کر کے اپنی 'تحقیقی کاوش' کا پیٹ بھر لیتے ہیں۔

مولانا مودودیؒ پر کام کرنے والے لوگوں میں سے ایک طبقہ وہ ہے جو ان کی کتب سے اقتباسات لے کر رسائل و جرائد سے مستند یا غیر مستند کی تمیز کو نظرانداز کر کے ایک نئی تصنیف تیار کر دیتا ہے۔ اس عمل کو عدم دیانت کے سوا کیا نام دیا جاسکتا ہے۔

مولانا مودودیؒ کے ناصحین ازراہ ہمدردی یہ بھی کہتے ہیں کہ انھیں صرف علمی کام سرانجام دینا چاہیے تھا، اور کچھ یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ انھیں صرف فلاں فلاں موضوع پر اس انداز میں اور اس معیار و منہاج پر لکھنا چاہیے تھا۔ صرف کتابیں لکھنے کا مشورہ دینے والوں کو تو اس اشاعت کے مضامین سے جواب مل جائے گا۔ البتہ، جہاں تک مختلف موضوعات پر لکھنے کے مشورے کا تعلق ہے تو اب ایسے ناصحین کو خود دادِ تحقیق دینا چاہیے۔ کیونکہ ہر موضوع پر، ہر فرد نہ لکھ سکتا ہے اور نہ ہر فرد کی توقعات کے مطابق لکھنا اس پر واجب ہوتا ہے۔

مولانا مودودیؒ نے بالخصوص مذہب، سماجیات، اجتہاد، تاریخ، فلسفہ، انسانی نفسیات، قانون اور مطالعہ تہذیب کے دائرے میں ہمیں رہنما نقوش عطا کیے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ نے فکر و احساس کی دولت سے نوازا ہے اور قلم کاری کی صلاحیت بخشی ہے، وہ آگے بڑھیں اور زیادہ موثر انداز سے مولانا محترم کے چھوڑے ہوئے نقوش اور خاکوں میں رنگ بھریں۔ ضرورت تو یہ ہے کہ ایمان، عمل، تحقیق اور معاشرتی رویوں کا ٹھیک ٹھیک فہم حاصل کر کے، اس طرح میدان میں اترا جائے کہ دل کی اُمنگیں، دماغ کی سوچیں، بدن کی قوتیں اور ادراک کی وسعتیں سعادت کے رستے کا سنگ میل بن جائیں--- یہی مولانا مودودیؒ کا پیغام ہے۔

اشاعتِ خاص کے لیے موصولہ متعدد تحریریں شاملِ اشاعت نہیں ہوسکیں۔ اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ بعض تحریریں مطبوعہ تھیں۔ دوسرے یہ کہ ایک ہی نوعیت کی تحریروں میں سے انتخاب کا مسئلہ درپیش تھا۔ اس صورت میں کچھ چیزوں کو بادلِ ناخواستہ چھوڑنا پڑا، جس کے لیے معذرت خواہ ہیں۔

_____ سلیم منصور خالد